السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث : ((ستفترق اُمتی علی ثلاث وسبعین فرقة)) درجاتِ احادیث میں کونسا درجہ رکھتی ہے؟ یہ حدیث موضوع ہے؟ ((ما أنا علیه وأصحابی)) اسی کا ٹکڑا ہے یا کہیں دوسری جگہ میں آیا ہے؟ مولوی شبلی نے ''سیرۃ النعمان'' [1] میں اس کو موضوع لکھا ہے۔ کیا یہ بالکل صحیح ہے؟ بینوا توجروا۔

---

[1] سیرۃ النعمان از مولانا شبلی نعمانی (ص : ۱۳۲) مفید عام، آگرہ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث : ((ستفترق اُمتی علی ثلاث وسبعین فرقة)) کو ترمذی نے اپنی سنن کی کتاب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وعبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مع سند روایت کیا ہے۔[1]

'' اول حدیث کی نسبت یہ عبارت تحریر فرمائی ہے : ''حدیث أبی هریرة حسن صحیح'' اور ثانی کی نسبت یہ لکھا ہے : ''هذا حدیث حسن غریب

ثانی کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہیں، جو کسی قدر ضعیف ہیں، لیکن نہ اس وجہ سے کہ فاقد صلاح وتقویٰ کے تھے، بلکہ ان کے ضعف کی اور وجہ ہے، جس سے ان کی حدیث درجہ حسن سے نازل نہیں ہو سکتی، [2] لہٰذا ترمذی نے اس حدیث کی تحسین کی اور فی الواقع ترمذی کی یہ تحسین قابلِ تحسین ہے۔ اول کی سند ہر طرح درست ہے۔ کہیں اُس میں کوئی کھونٹ نہیں ہے لہٰذا ترمذی نے اس کی تصحیح کی اور اس تصحیح میں بھی ترمذی حق بجانب ہیں۔ ترمذی رحمہ اللہ نے اس طرف بھی اشارہ کر دیا ہے کہ اس مضمون کی حدیث اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے، چنانچہ فرمایا : "وفی الباب عن سعد وعوف بن مالک" مجھ کو ائمہ حدیث میں سے باوجود تفحص اب تک کوئی ایسا نہیں ملا، جس نے اس حدیث کی تضعیف کی ہو، فضلاً عن نسبة الوضع إلیه۔ [چہ جائے کہ اس کی طرف وضع کی نسبت کی ہو]

ہاں ایک حدیث اور ہے، جس کو عقیلی اور دارقطنی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ یہ ہے ما أنا علیه وأصحابی)) [جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں] ثانی حدیث کا ٹکڑا ہے۔[3]))

میری امت ستر سے کچھ اوپر فرقوں میں] [2]((میری امت ستر یا اکہتر فرقوں میں بٹ جائے گی] یا ((تفترق اُمتی علی بضع وسبعین فرقة۔۔۔ الحدیث] [1]((تفترق اُمتی علی سبعین اَواِحدی وسبعین فرقة۔۔ الحدیث)) منقسم ہوجائے گی]

اس حدیث کو ضرور ائمہ حدیث نے ضعیف یا بے اصل یا موضوع قرار دیا ہے۔ اس کی زیادہ تفصیل "اللآلیٔ المصنوعة" (ص : ۱۸۸) ودیگر کتبِ موضوعات میں ملے گی۔ شاید مولف ''سیرۃ النعمان'' کو ایک حدیث کا دوسری حدیث سے اشتباہ ہوگیا ہو، جو ایک صحیح حدیث کو موضوع کہہ دینے کا سبب ہوگیا اور یہ کچھ عجیب بات نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 75

محدث فتویٰ

---

[1] الضعفاء للعقیلی (۲۰۱/۴) لسان المیزان (۵۶/۶)

[2] الضعفاء للعقیلی (۲۰۱/۴) تفصیل کے لیے دیکھیں : السلسلة الضعیفة، رقم الحدیث (۱۰۳۵)

[3] (سنن الترمذي، رقم الحديث) ۲۶۴۰، ۲۶۴۱

[2] (حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : "ضعیف فی حفظہ، وکان رجلا صالحاً" (تقریب التہذیب، ص : ۳۴۰

[3] (سنن الترمذي، رقم الحديث) ۲۶۴۱